ہر اک بات پہ کہتے ہو ... مرزا اسد اللہ غالب

ہر اک بات پہ کہتے ہو تم کہ، تو کیا ہے؟
تم ہی کہو کہ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے؟

چپک رہا ہے بدن پر لہو سے پیراہن
ہماری جیب کو اب حاجتِ رفو کیا ہے

جلا ہے جسم جہاں، دل بھی جل گیا ہوگا
کریدتے ہو جو اب راکھ، جستجو کیا ہے

رگوں میں دوڑتے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جب آنکھ ہی سے نہ ٹپکا، تو پھر لہو کیا ہے

رہی نہ طاقتِ گفتار، اور اگر ہو بھی
تو کس اُمید پہ کہیے کہ آرزو کیا ہے

بنا ہے شاہ کا مصاحب پھرے ہے اِتراتا
وگرنہ شہر میں غالبؔ کی آبرو کیا ہے

(مختصر)

Visit our websites:
www.alkalam.pk -- alkalam.weebly.com